اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینے سے

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

کتاب مستطاب نافع شیخ وشباب

مسمیٰ بہ

حسام الابرار علیٰ روٴس الاشرار

المعروف

دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ذوالفقار برق بار

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار
المعروف بہ	:	دشمنان مصطفیٰ ﷺ کیلئے ذوالفقار برق بار
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
موضوع رسالہ	:	بارگاہ رسالت میں مکروہ القابات کی ممانعت
تاریخ تصنیف	:	21/رجب المرجب 1426ھ/مطابق 27/اگست 2005
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بولنے والوں کیلئے ارشاد فرمایا گیا :

لاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

''بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔''

جبکہ اہل ایمان یعنی مومنین کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب سے عدم آگہی کی بنا پر متنبہ کرتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز لفظ تو کجا راعنا کا کلمہ بھی بھول کر نہ بولنا چہ جائیکہ خسرو داماد (معاذ اللہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گستاخی وشناعت کی وجہ سے تم کافر ہو جاؤ اور تمہارے سارے اعمال تباہ ہو جائیں اور تمہیں شعور بھی نہ ہو' اس مقام پر خطاب چونکہ ایمان والوں سے کیا جا رہا ہے تو اس بات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ یہ گستاخی وتوہین ہر اس لفظ کے بولنے اور لکھنے سے ہو جائیگی جس کا بولنے اور لکھنے والا اگرچہ گستاخی اور بے ادبی کی نیت نہ بھی رکھتا ہو چنانچہ ارشاد فرمایا گیا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا

یہاں مخاطب اہل ایمان ہیں اس لئے یہ توقع ہی نہیں کہ وہ بہ نیت اہانت کوئی لفظ بولیں گے' یقیناً وہ جب بھی کوئی ایسا لفظ کہیں گے تو بغیر نیت اور بے ارادہ توہین کے ہوگا لیکن اس کے باوجود اہل ایمان کو سختی سے منع کیا کہ ایسا لفظ ہرگز بھول کر بھی نہ کہیں کیونکہ یہ نہ صرف گستاخی ہے بلکہ کفر ہے اس سے کہنے والا کافر ہو جائے گا' اور اعمال برباد' اور فرمایا :

وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

''اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

افراد سنیت میں نیا گروہ

اب کچھ عرصہ قبل سنیوں میں چند مولویوں اور مفتیوں نے ایک جدید فرقہ کو جنم دیا جن کے افراد یہ ہیں :

1......دارالعلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان

2......دارالعلوم انوار قادریہ کے مولوی صاحبان

اور گروہ کو تقویت پہچانے والے مفتی مثلاً ضیاء المصطفیٰ المعروف محدث کبیر مبارکپوری' مفتی مجیب اشرف ناگپوری' مفتی مظفر حسین بریلی اور علامہ ازھری بریلی' مفتی غلام مصطفیٰ ملتان مفتی ابوداؤد گجرانوالہ' مفتی محمد حسن میلسی' مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی لاہور' مفتی ظفر اللہ صاحب شرقپوری فیصل آباد وغیرہم نے اس فرقہ کی خوب آبیاری کی اور پروان چڑھایا۔

فرقہ جدید کے عقائد

نمبر 1......﴾ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل

نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔

نمبر2......﴾ اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔

نمبر3......﴾ اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

(منتخب شدہ از ضابطہ اخلاق)

ضابطۂ اخلاق کی سب کمیٹی کے ارکان

''کراچی میں تمام مکاتب فکر کے علماء اکرام پر مشتمل کمیٹی نے 9رفروری 2001ء کو منعقدہ اس اجلاس میں اتفاق رائے سے ایک اعلامیہ اور ضابطہ اخلاق منظور کرتے ہوئے' ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو مندرجہ ذیل علماء اکرام پر مشتمل ہوگی۔

نمبر1......}	مولانا سلیم اللہ خاں	{دیوبندی}
نمبر2......}	مولانا نظام الدین شامزئی	{دیوبندی}
نمبر3......}	مولانا شاہ تراب الحق قادری	{نام نہاد سنی}
نمبر4......}	مولانا حاجی حنیف طیب	{نام نہاد سنی}
نمبر5......}	علامہ عباس کمیلی	{اہل تشیع}
نمبر6......}	علامہ حسن ظفر نقوی	{اہل تشیع}
نمبر7......}	مولانا عبدالرحمٰن سلفی	{اہلحدیث}
نمبر8......}	پروفیسر حافظ محمد سلفی	{اہلحدیث}

کراچی کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے متفق ہو کر ایک عہد نامہ تحریر کیا جس کو ضابطہ اخلاق سے معنون کیا گیا' اس کی چند شقوں کا ذکر اوپر گزرا' ان ہی شقوں پر مشتمل ایک استفتاء کی صورت میں مسمّٰی ''فرحان رضا قادری' ساکن میر پور خاص'' نے دارالعلوم امجدیہ سے اس پر فتویٰ طلب کیا کہ :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات و مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں' آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز' قرآن و حدیث اور اکابرین اہل سنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

"سائل فرحان رضا قادری پتہ میر پور خاص سندھ"

دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ

الجواب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے :

متفرق امتی ثلثاو سبعین فرقة کلهم فی النار الا واحدة

(ابوداؤد' ص:۶۳۱' ج:۲)

یعنی یہ امت تہتر (۷۳) فرقے ہو جائے گی اور ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سارے جہنمی ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: **من هم یا رسول الله** یارسول اللہ! وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **ما انا علیه و اصحابی** یعنی وہ فرقہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

یعنی جو لوگ سنت کے پیرو ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت و جماعت ہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کے فرمان و اعمال صحیحہ کے پیروکار ہیں بخلاف اہل سنت و جماعت کے جتنے فرقے ہیں سب باطل عقائد و نظریات کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں مثلاً روافض (اہل تشیع) جن کے عقائد باطلہ سب پر عیاں ہیں' چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں' (۱) قرآن کریم مکمل نہیں بلکہ موجودہ قرآن بیاض عثمانی ہے۔ (۲) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بدکار ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ) (۳) حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی و خلیفہ رسول نہیں (۴) چند اصحاب کے سوا سب کافر و منافق ہیں (۵) حضرت علی تقیہ باز و بزدل تھے (۶) جو کام بندے کے حق میں نفع بخش ہو اللہ تعالیٰ پر وہی کرنا واجب ہے (۷) ائمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اور ان تمام عقائد کو کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات وائمہ ترجیح و فتویٰ کی صحیحات پر مطلقاً کافر ہے' درمختار میں ہے :

ان انکر بعض ما علم من الذین ضرورة کفربها کفو له ان الله تعالیٰ جسم کالاجسام او انکر صحبه الصادق

یعنی اگر ضروریات دین سے کسی چیز سے منکر ہے تو کافر ہے' مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا اجسام کے مانند جسم ہے' یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔ خلاصہ میں ہے :

ثانیاً......فرحان رضا قادری نے اپنے سوال میں لکھا کہ اگر کوئی یہ لکھ دے......الخ ‘اس شخص کا نام کیوں نہ لکھا؟

ثالثاً......فرحان رضا صاحب یہ بھی جانتے تھے کہ اگر محرر کا نام لکھ دیا تو فتویٰ نصیب نہ ہوگا‘ چنانچہ پردہ میں رکھا۔

رابعاً......لکھنے والے کا نام تراب الحق صاحب تھا جنہوں نے یہ لکھا جس کے متعلق سوال کیا گیا۔

سوال...... یہ آپ نے کیسے جان لیا کہ اگر نام لکھ دیا جائیگا تو فتویٰ نصیب نہ ہوگا؟

جواب......اب سنی کہلانے والے مفتیوں میں ایسے بھی مفتی ہیں کہ جب ان کے گھر کا مسئلہ ہوگا ہرگز فتویٰ نہ دیں گے۔

دلیل...... اس کی یہ ہے کہ فتویٰ میں لکھتے ہیں ’’اسوقت کے سنی علماء حرمین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علماء حرمین ‘مصر‘ شام‘ عراق‘ اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ......الخ ان ہی وجوہات کی بناپر دیوبندیوں وہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور ان کی ان گستاخیوں کے باعث اسوقت کے سنی علماء حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور ان کی تائید کرنے والوں اور ان کو صحیح ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا‘ لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی‘ (تراب الحق صاحب سے ان لوگوں کے عقائد و احکام پوشیدہ نہیں وہ ان کے بارے میں خوب جانتے ہیں) اور اگر کوئی ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے‘ تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب وعجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) دارالعلوم امجدیہ پر بھی ضابطۂ اخلاق واضح اور روشن ہو چکا‘ پھر بھی تراب الحق کی امامت و امارت میں کوئی فرق نہ آیا۔

ثبوت...... اس کا یہ ہے کہ تراب الحق صاحب نے دیوبندیوں اہل تشیع اور غیر مقلدین سے متفق ہو کر ایک عہد نامہ لکھا جس کو ضابطہ اخلاق سے معنون کیا گیا‘ اس ضابطہ اخلاق کی چند شقوں پر یہ حکم جاری فرمایا گیا کہ :

’’احادیث میں ایسے ہی بدعقیدہ لوگوں کیلئے فرمایا‘ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہوں اور اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو‘ دوسرے مقام پر فرمایا یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔‘‘

المیہ......دارالعلوم امجدیہ کے مفتیوں نے تراب الحق کی تکفیر کی اور ایسی تکفیر کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر‘ مسلمان سمجھنا تو بڑی بات ہے جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے‘ اب سوال پیدا ہوتا ہے یہ حکم مسلمانوں کو دیا گیا؟ دریافت طلب یہ امر ہے کہ مفتیان دارالعلوم امجدیہ مسلمان ہیں یا نہیں اگر مسلمان ہیں تو تراب الحق کو سینہ سے لگانا اپنا حکم بنانا بربنائے اسلام ہے یا کفر؟ اگر مسلمان سمجھا تو کافر‘ یا کافر جان کر تعظیم کی تو کافر ٹھہرے اور کافر سمجھ کو اپنا حکم مانا اور ناظم تعلیم بنایا تو بھی کافر ٹھہرے علاوہ ازیں اپنی مجالس اور محافل کی شمع بنانا ان کے پیچھے مسلمانوں کو نمازیں پڑھوانا اور مسلمانوں کی نمازیں برباد کرنا نیز جلسہ وجلوس میں صدر بنانا یہ سب امور تعظیم وتوقیر سے ہیں اور کافر کی تعظیم درحقیقت

کفر کی تعظیم ہے چنانچہ مفتیان اور مولوی صاحبان سب کافر ہوگئے‘ کہ ان کے حال وقال سے خوب واقف ہیں۔

دوستی اور مؤدت

اگر ان مفتیوں اور مولویوں کو تراب الحق سے دلی محبت اور دوستی ہوتی تو حکمت عملی سے تجدید ایمان کراتے 26/جون 2001ء یا امروز کبھی کوئی بھلائی کا خیال نہ آیا‘ بالفرض بظاہر دوستی اور محبت کا دعویٰ ہے اگر حقیقۃً ایسا ہوتا تو کم از کم ایک مسلمان کی دستگیری فرماتے اور اس بلائے عظیم سے نجات کی راہ بتاتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مفتیوں اور مولویوں کو تراب الحق سے سخت عداوت اور کمال نفرت ہے کیونکہ یہ ایک معاملہ جس میں اس قدر دشواری بھی نہ تھی بآسانی اس کو حل کر سکتے تھے مگر ہنوز اس کی جانب توجہ بھی نہ کی کہ ایک اور بلائے عظیم اور حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی واہانت پر جری وبیباک کر دیا اور وہ الفاظ کریہہ سسر اور داماد جو ایک شریف اور مہذب مسلمان اپنے لیے گوارا نہیں کرتا سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چسپاں کر دیئے اور نسبت خسر و داماد کو بلاشبہ جائز لکھ دیا اور اس گستاخی پر مصر کر دیا۔

سونے پر سہاگہ

یہ کہ جب ان الفاظ مکروہہ کی کوئی دلیل شرعی نہ لا سکے تو حضرت صدر الشریعہ مولٰینا امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوپر یہ بہتان جڑ دیا‘ پھر بھی جب کام نہ بنا تو ہندو پاک سے سات عدد فتوے منگوا کر فقیر کو بھیجے گئے‘ فقیر نے بحمدہ تعالیٰ ان سارے فتووں کا جواب لکھ دیا جس کو مسلمانوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور پسند کیا اور ان فتووں میں کسی نے کوئی دلیل وثبوت فراہم کرنا تو کجا ایک بلائے عظیم کو جنم دیا کہ ان مفتیوں اور مولویوں کے گروگھنٹال اور استاذ کل اور سردار اعظم المعروف محدث کبیر نے تو ظلم ہی ڈھا دیا اور صاف لکھ دیا۔

قہر قہار اور غضب جبار

ان معروف مفتیوں کے سرتاج المعروف محدث کبیر مبارکپوری نے صاف لکھ دیا کہ نسبت سسر و داماد بے کراہت جائز ہے اور پھر اس کی توضیح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”یہ الفاظ (سسر اور داماد) لغت وعرف میں بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں‘ ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔“

علامہ زمن فہامہ قرن

اس محدث کبیر کو زید کے نام سے کنایہ کیا گیا‘ اس کے بارے میں حضرت مولٰینا مفتی عبدالحکیم شرف قادری ارشاد فرماتے ہیں:

الجواب...... ”جو شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) گالی دے یا آپ کو عیب لگائے یا آپ کی ذات میں یا نسب میں یا دین میں یا آپ کی کسی صفت میں نقص ثابت کرے......تو وہ شخص آپ کو گالی دینے والا ہے‘ اور گالی دینے والے کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائیگا اس میں کسی صورت کا استثنا نہیں۔ (شفا شریف طبع ملتان ج۲ ص۱۸۹)

یہ تو گالی دینے والے کا حکم ہے اور زید پلید نے جو بات کہی ہے وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے‘ کیونکہ اس نے تو گالی

دینے کا پھاٹک کھول دیا ہے‘ ایسا شخص اگر مسلمان تھا تو دائرہ اسلام سے خارج اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور لعنت کا مستحق اور اس پر پاکستان کے قانون کی شق C/295 لاگو ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم ......محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ اسلامیہ لاہور ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ۔‘‘

ان مفتیوں اور مولویوں نے ایسے طلسمی جال میں تراب الحق کو جکڑ دیا جس سے ان کا نکلنا بظاہر دشوار ترین ہے‘ یہ عمل تو دیوبندیوں سے زیادہ بدتر ہیں‘ اللہ تعالیٰ ہی ایسے اسباب پیدا فرمائے‘ اور ان کو اس طلسمی جال سے نجات بخشے۔ آمین

ترابی اور کبیری گروہ کے مفتیوں کی علمی قابلیت اور ذہنی صلاحیت

مفتیانِ دارالعلوم امجدیہ بمعہ ناظم تعلیم فرماتے ہیں :

’’لفظ خسر و داماد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرکے استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے‘ البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے۔‘‘

معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک یہ الفاظ کہنا بلاشبہ جائز ہیں البتہ استخفاف کی نیت سے استعمال کرنا کفر ہے۔

تراب الحق صاحب لکھتے ہیں

’’امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے‘ یا نقص تلاش کرے یا وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے ان کی وجہ سے آپ کی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے‘ اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے‘ ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے...... الخ۔‘‘

(اسلامی عقائد: 22)

تراب الحق کہتے ہیں ایسا ذو معنی لفظ جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے‘ وہ بھی گستاخی ہے اور جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے‘ اور واجب القتل اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

فیصلہ کیجئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے داماد و خسر (معاذ اللہ) کہنا بلاشبہ جائز البتہ توہین کی نیت سے کہے گا تو کافر ہو جائیگا‘ اگر یہ حق ہے تو تراب الحق صاحب کہتے اگر توہین کی نیت نہ ہو وہ بھی گستاخی ہے اور جو گستاخ ہے وہ کافر۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر دارالعلوم امجدیہ والوں کا قول حق و صحیح ہے تو تراب الحق ایک مسلمان کو گستاخ رسول ٹھہرا کر خود کافر ہو گئے‘ اور تراب الحق کا قول درست ہے تو دارالعلوم امجدیہ والے بمعہ اپنے ہمنواؤں کے سارے کافر ہو گئے‘ اور تراب الحق صاحب کی دونوں جانب جلوہ گری ہے‘ دونوں جانب کا حکم ان پر

صادق آتا ہے اس کے سوا کوئی راہ نہیں۔

طرفہ تماشہ

تراب الحق صاحب فرمائیں کہ ذومعنی لفظ جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے، وہ بھی گستاخی ہے دارالعلوم امجدیہ کے مفتیوں کا عملہ کہتا ہے، کہ لفظ سسر و داماد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے، البتہ استخفاف کی نیت سے استعمال کرنا کفر ہے، معلوم یہ ہوا کہ یہ لفظ ذومعنی ہے اور اس میں ایک مفہوم کفر کا ہے۔ جس کو امجدیہ کے مفتی کفر مانتے ہیں، ان سب کا گرو المعروف محدث کبیر کہتا ہے کہ یہ لفظ سسر و داماد (معاذ اللہ) حضور کی نسبت سے استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے، پھر اعتراف کرتا ہے کہ یہ لفظ سسر و داماد اہانت اور دشنام کیلئے بھی رائج ہیں، ذومعنی مان کر بھی علانیہ استعمال کا حکم دے کر بے کراہت جائز لکھ رہا ہے۔ اب یہ تین گروہ ہو گئے، ان میں کون سا گروہ مسلمان اور کون سا کافر؟ اگر دیکھا جائے اور اگر انصاف کی پوچھئے تو اسلامی عقائد صفحہ 22 کی عبارت صحیح اور درست ہے، اور دونوں گروہ گستاخ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کے بارے میں تراب الحق صاحب نے لکھا کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، گویا اسلامی عقائد کے مذکورہ عقیدہ نے دونوں گروہ کے سر کاٹ کر رکھ دیئے۔

محدث کبیر مبارکپوری کا عَلَم اور تفقہ فی الدین

ان دونوں سوالوں کا حکم اصل جواب سے عیاں ہے کہ :

''حضرات سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب و رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے نہ ایہام تحقیر اس لئے بطور تعارف و تعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے، اسی طرح ان حضرات کی تعریف و تعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا خسر کہنا بھی جائز ہے۔''

توضیح کلام

لکھتے ہیں :

''لغت و عرف میں یہ الفاظ (داماد و سسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔'' (فتویٰ محدث کبیر ممتاز الفقہا مبارکپوری: 3-2)

تفہیم کلام محدث کبیر ممتاز الفقہاء مبارکپوری

آپ فرماتے ہیں کہ ''حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدح...... الخ۔''

رائج ہے' مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے' جیسا کہ یہود بے بہبود قرینہ سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین اور گستاخی کرتے تھے' جیسا کہ اللہ عزوجل نے ان کے اس قرینہ کی مکاری کو کھول دیا اور صحابہ کرام کو ارشاد ہوا :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو (کیونکہ یہود بھی راعنا زبان پھیر کر کہتے تھے) انظرنا کہو اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

محدث جدید نے یہی قرینہ استعمال کر کے سینکڑوں مسلمانوں کو گمراہ اور بیدین بنایا۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو فریب بے پایاں سے بچائے اور راہ ہدایت پر چلائے۔

آمین یا رب العٰلمین وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

قابلیت اور خیانت

ممتاز الفقہاء تحریر فرماتے ہیں :

''ضمیمہ میں ایک عجیب نکتہ کا بیان ہوا کہ عورت کسی کو خسر کہے تو بیان رشتہ ہے اور مرد کہے تو دشنام طرازی ......محل تحقیر میں عورت و مرد کی تفریق عجیب تر ہے۔'' (فتویٰ ممتاز الفقہاء المعروف محدث کبیر: 3,4)

محدث کبیر نے خیانت کر کے ہی تو منصب ممتاز الفقہاء حاصل کیا' ضمیمہ میں اصل عبارت یہ ہے :

''کم از کم عامۃ الناس ہی پر تامل فرمائیں کہ مرد کا خسر ہوتا ہے اس کی بیٹی کا شوہر جو معیوب ہے' اور بطور گالی بھی استعمال ہوتا ہے' مگر عورت کا خسر اس کے شوہر کا باپ ہوتا ہے' چنانچہ عورت ہرگز کسی غیر کیلئے خسر کا لفظ استعمال نہیں کرسکتی بخلاف مرد کے کہ وہ بطور گالی دوسروں کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔'' (ضمیمہ عظیمہ: 82)

محدث کبیر کا فہم

محدث کبیر کی سمجھ میں اتنی سی بات بھی نہ آئی اور آتی بھی کیسے کہ گستاخی رسول نے اس کی عقل کو مسخ جو کر دیا ہے' یہ بات تو ہر ان پڑھ بے علم آدمی بھی سمجھتا ہے کہ اگر مرد کسی غیر کو سسر کہے تو اس نے اس کو گالی دی اس کی بیٹی کو اپنی بیوی کہہ دیا' اور اگر عورت کسی غیر کو خسر کہے تو یہ عورت ہی کیلئے گالی ہے' کہ اس نے اس مرد کے بیٹے کو اپنا شوہر کہہ دیا چنانچہ یہ ضرور عورت کے حق میں گالی ہے۔ مگر محدث کبیر کی فہم کامل میں اتنی سی بات نہ آئی تو لوٹ پوٹ کر ممتاز الفقہاء بن گئے۔

محدث کبیر و ممتاز الفقھاء

محدث کبیر وممتاز الفقہاء کے علم وعرفان وتفقہ فی الدین کی کچھ جھلکیاں ہم اس سے قبل اپنی کتاب مستطاب ''اتمام حجت'' میں پیش کر چکے ہیں، لیکن اس فرقہ جدید ترابی کو ان کی ذات پر بے حد گھمنڈ ہے، لہٰذا اس فرقہ کی تسکین خاطر کیلئے اس رسالہ میں کچھ حال زاران کا بیان کر دیا اور یہ ظاہر کر دیا کہ وہ فرقہ جدید جس کے اصول وقواعد ہم ان کے گھر کے مال سے تلاش کر کے صفحہ قرطاس پر جمع کر چکے ہیں اس فرقہ کے بانی اور اہم ارا کین نے جو فرقہ جدیدہ ترابی سے مشعر ہے، اس فرقہ سے بھی بڑھ کر اور بدتر یہ فرقہ کبیری ثابت ہوا۔ جس کو محدث کبیر کی نسبت سے کبیری کہا گیا، ترابی فرقہ نے تو اہانت کی نیت سے ان الفاظ غلیظہ کو کفر تسلیم کیا اور قائل کو کافر مان لیا۔

مگر یہ جدید ترین فرقہ کبیری تو علانیہ صراحۃً ان الفاظ غلیظہ کو اہانت اور دشنام مان کر بھی حضور اکرم سید عالم نور مجسم سرور دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کرنا بے کراہت جائز کہتا ہے۔

عظمت مصطفیٰ شان محبوب کبریا نبی الانبیاء ماحی ذنوب والخطا ختم المرسلین محبوب رب العلمین رحمۃ للعلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پامال کیا اور تیشہ چلایا، سینکڑوں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ وبرباد کیا، دن دہاڑے مسلمانوں کے دین وایمان کو لوٹا، اور لوٹ پوٹ کر ممتاز الفقہاء کا منصب اپنے دین جدید سے پایا، اوراب دین جدید مذکورہ کی خوب آبیاری کی جارہی ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

عزیزان ملت! تمام مباحث سے قطع نظر کرتے ہوئے کم ازکم اس امر پر یقین کامل ہونا چاہئے کہ حضور اکرم سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اصل ایمان ہے، اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ :

''حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان مدار نجات ومدار قبولیت اعمال ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں :

''اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ

یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے اللہ عزوجل خود فرماتا ہے اس لئے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے، جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے، العیاذ باللہ تعالیٰ۔''

اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت اور آپ کی ختم نبوت پر اعتقاد رکھے، اور قرآن حکیم کو اللہ عزوجل کی منزل من السماء بھی تسلیم کرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت وربوبیت والوہیت پر بھی ایمان رکھے، اور یوں ہی جملہ عقائد اسلامیہ کی تصدیق بالقلب کے ساتھ تسلیم کرے، لیکن صرف حضور اکرم سید عالم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر پر ایمان وایقان نہ رکھے، حتیٰ کہ اس کا انکاری بھی نہ ہو مگر اسے ضروری نہ سمجھے، یا اس کا تارک ہو تو وہ سب باتیں ماننے کے باوجود بھی صراحۃً کافر ہے، اسلام سے اس کا

مفتی عبدالقیوم ہزاروی کے فتویٰ کا جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

فقیر غفرلہ نے بایں سبب کہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا انتقال ہو چکا تھا' عیب جوئی اور عیب پاشی کے باعث ان کے جواب فتویٰ سے صرف نظر کیا' اب طلب جواب فتویٰ عبدالقیوم ہزاروی کے پیہم تقاضے ہو رہے ہیں' چنانچہ مجبوراً اللہ حی وقیوم کے بھروسہ پر اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر عزم کیا اور جواب فتویٰ کیلئے قلم اٹھایا۔ مفتی عبدالقیوم لکھتے ہیں :

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ کے بیان میں لفظ ختن وصھر کی مشروعیت قرآن وحدیث صحابہ کرام اور ائمہ عظام سے ثابت ہے' قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و صھرا

اس آیت کریمہ میں نسباً و صھرا کو بطور انعام ذکر فرمایا گیا ہے' یہ نعمت ہر بشر کیلئے ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ضرور نعمت ہے۔''

مفتی صاحب نے یہاں سخت ٹھوکر کھائی' اس آیت کریمہ میں نسباً و صھرا کا ذکر بقائے نسل کیلئے فرمایا گیا' نہ کہ بیان مشروعیت ختن وصھر کیلئے۔ بیشک نعمائے الٰہیہ بے نہایت و بے غایت ہیں' اور یہ امر تو ہر کافر ومشرک بلکہ دہریوں کو بھی حاصل ہے' پھر کیا وجہ ہے کہ اس نعمت مشروعیت سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام محروم رہیں' اور کافر مالا مال۔ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم' جبکہ ہزاروی کا دعویٰ ہر بشر کیلئے ہے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جو پدر انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ہیں' ان کے نزدیک اس نعمت سے محروم ہیں' یہ اگر ایسی ہی نعمت ہوتی ہرگز محروم نہ رہتے۔ قرآن کریم میں ہے :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَبَثَّ مِنۡھُمَا رِجَالاً کَثِیۡراً وَّنِسَاءً (سورۃ النساء : 1)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا' اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا' اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت پھیلا دیئے۔''

اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل نے ایک جان یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لوگوں کو پیدا فرمایا' تو معاذ اللہ بقول مفتی ہزاروی' آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نعمت سے محروم ہیں' پھر فرمایا' اور اسی میں سے اس کا جوڑا یعنی حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بنایا' معلوم ہوا حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس نعمت سے محروم' پھر فرمایا' ان دونوں یعنی آدم وحوا علیہما السلام سے بہت مرد وعورت پھیلا دیئے' معلوم ہوا

کہ آدم علیہ السلام سے جو مرد وعورت پیدا ہوئے ان کی تعداد اللہ علیم وخبیر ہی بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول' سب ہی اس نعمت سے محروم۔
مفتی صاحب اللہ حی وقیوم پر بہتان لگاتے نہیں شرماتے' کہ خوف خدا تو تھا ہی نہیں اگر ہوتا تو ایسی بہتان تراشی نہ کرتے کہ آدم علیہ السلام سے جتنے بھی مرد وعورت پیدا ہوئے' حتیٰ کہ شیث علیہ السلام بھی کہ وہ بھی نبی ہیں' وہ سب بقول مفتی ہزاروی اس نعمت کی مشروعیت سے محروم' یہ ہے مفتی ہزاروی کا مبلغ علم وفہم۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے بغیر باپ کے پیدا فرمایا' وہ بھی اس مشروع نعمت سے محروم' مسلمانو! مفتی ہزاروی نے دولت کی محبت میں کیسا ظلم ڈھایا اللہ واحد وقہار پر بہتان لگایا اور مسلمانوں کو گمراہ بنایا۔
رہا احادیث کریمہ کا ذکر کرنا اس قبیل سے احادیث متعدد کتب احادیث میں موجود ہیں مگر مفتی ہزاروی نے حدیث تو نقل کردی مگر اس کے وقت کا تعین نہ کیا' اس قبیل کی جتنی بھی احادیث ہیں سب اسلام کے ابتدائی دور کی ہیں' حدیث تو حدیث قرآن کریم میں بکثرت آیات ایسی موجود ہیں کہ اسلام کے ابتدائی دور کے رائج واقعات کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً شراب کا پینا' سود کا لینا' دو بہنوں کو یکجا نکاح میں جمع کرنا' مشرکین کے نکاح میں اپنی بیٹیوں کو دینا وغیرہم' قرآن کریم میں موجود و مذکور ہیں' تو اب ان کا اعادہ کیجئے' شراب وسود کا حکم دیجئے (معاذ اللہ) کیا یہ لوگ مشرکین کو اپنی بیٹیاں دینا گوارا کریں گے؟ پھر ایسی گستاخی واہانت پر مصر کیوں؟ کہ اس کو تو تمہارا محدث کبیر بھی اہانت و دشنام کیلئے رائج مانتا ہے۔ جب اللہ واحد قہار نے ارشاد فرمایا :

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا (سورۃ النور : 63)

''رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔''

اس حکم کے بعد کوئی ایسی حدیث یا کوئی ثبوت لاؤ جس میں ان امور کی اجازت موجود ہو' داماد وسسر کہہ کر تو شریف اور مہذب حضرات بھی آپس میں ایک دوسرے کو نہیں پکارتے اور نہ ہی اس کو اچھا جانتے ہیں' بلکہ خلاف تہذیب اور بے ادبی گردانتے ہیں۔ افسوس ہزاروی صاحب کی علمیت وقابلیت پر کہ وہ سید الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی پر خود مصر اور دوسروں کو گستاخی پر جری کرتے اور ابھارتے ہیں' حالانکہ آج کے گئے گذرے دور اور پرآشوب زمانہ میں بھی ان الفاظ مکروہہ کو شریف اور مہذب حضرات باعث ننگ وعار جانتے ہیں' مگر پھر بھی ہزاروی کی آنکھ نہ کھلی' حملہ کیا تو کس پر جو سید العٰلمین محبوب رب العٰلمین حبیب کبریا نبی الانبیاء وسید الرسل ختم المرسلین سیدنا وسندنا وحبیبنا ومولٰینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو اللہ مالک ومختار کو سب سے زیادہ محبوب ہیں' اور ہزاروی کو اس کی اتنی بھی سمجھ نہ آئی۔
فقیر غفرلہٗ نے صرف ان ہی چند کلمات پر اکتفا کیا ہے' اور مسلمانوں سے التماس ہے کہ خبردار سرکار ابد قرار سید الابرار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا لحاظ رکھیں کہ :

''دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے' جو ان کی تعظیم میں کلام کرے وہ اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے۔'' (اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ)

اور ان گم کردہ راہ مولویوں کے فریب میں نہ آئیں۔

حسن علی میلسی کے فتویٰ کے جواب کی مزید توضیح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فقیر حقیر اگرچہ میلسی جی کے فتویٰ کا مختصر اجمالی جواب رسالہ ''اتمام حجت'' میں لکھ چکا مگر کوئی راہ صواب نظر نہ آئی چنانچہ مزید اضافہ کی ضرورت کے تحت یہ لکھا گیا ؎

رہ جائے نہ وفا کا ہنگامہ نا مکمل
اور لے لیجئے کچھ مجھ سے بھیجی ہوئی بلائیں

مسٹر حسن علی میلسی رقمطراز ہیں :

''بیشک بالیقین حضور سیدنا عثمان غنی ذوالنورین اور حضور سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور جان نور سید المحبوبین سید المرسلین سید العلمین سید الاولین والاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد ہیں (العیاذ باللہ) ان سرکاروں پر آقائے اکرم و آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہے کہ اس شرف سے مشرف فرمایا' دیگر فضائل وکمالات بھرے القابات کے ساتھ دامادِ رسول (معاذ اللہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنا قطعاً جائز اور حقیقت واقعی کا اظہار ہے......الخ۔''

مسٹر حسن علی میلسی سے استفسار

نمبر 1.....۞ میلسی جی! یہ جان نور؟ کس کو فرما رہے ہو؟ نور تو حقیقت میں اللہ عزوجل ہی ہے' امام اجل امام اہلسنت سیدنا ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''اللہ عزوجل نور ہے' نہ اور نوروں کی مانند اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش سے ہے۔''

(کما مر مطالع المسرات شریف)

اور تم جان نور کس کو کہہ رہے ہو؟ کہ اللہ جل جلالہ تو نور ہے اور تم اس سے بزرگ برتر کسی اور ذات کو جانتے ہو جس کو معاذ اللہ جان نور کہتے ہو' کہ اللہ عزوجل تو نور' اس سے بڑا بزرگ جان تمہارے دین میں کون ہے' جس کو جان نور کہتے ہو؟ وضاحت اور ثبوت دیجئے اور نقد حکم لیجئے' العیاذ باللہ تعالیٰ

نمبر 2.....۞ جس حقیقت واقعی کا اظہار حضرات ختنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے فرمایا وہ حقیقت واقعی تو سب سے پہلے حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ثابت' پھر حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حقیقت واقعی فضل اول سے مشرف ہیں ان سے روگردانی اور یکلخت ان کو نظر انداز کر دینا کون سا انصاف ہے؟ کیا ان سے آپ کو کوئی دلی رنجش اور عداوت ہے؟ وجہ بیان کیجئے۔

نمبر3.....۞ حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہ حقیقت واقعی عتبہ اور عتیبہ پسران ابولہب کو نصیب ہوئی ان کا ذکر کیوں نہ فرمایا؟ جبکہ مسئلہ حقیقت واقعی کا ہے اس میں وہ دونوں بھی شامل ان کو کیوں ترک کیا؟

نمبر4.....۞ آپ یہ عذر لنگ پیش کریں گے کہ وہ دونوں ایمان نہ لائے اس وجہ سے ترک کیا گیا' ہم کہتے ہیں حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مدت مدید تک ایمان نہ لائے' 7ھ میں ایمان لائے اس سے پہلی مدت اس فضل میں شامل ہے یا نہیں؟ اگر بات ایمان لانے کی ہے تو ایمان تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہے' تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک رقاب الامم ہیں تو سارے غلام ہوئے' تم نے اس رشتہ حقیقت واقعی میں سسر و داماد کیوں جوڑا؟ ابولہب' ابی طالب وغیرہ بھی تو رشتہ حقیقت واقعی میں داخل پھر اگر کہا جائے کہ ایمان رشتوں پر ہے تو کفار و مشرکین کو مسلمان کیوں نہیں کہتے کہ محمد بن عبداللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ان کا ایمان تھا' اور ایسا ایمان تھا کہ آپ کو صادق اور امین کے خطاب سے پکارا کرتے تھے' فقط محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان نہ تھا' میلسی جی! کیا فرماتے ہو کہ ایمان والا کون ہے؟ وہ جو (رشتہ نسب) محمد بن عبداللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان رکھ کر صادق اور امین کے خطاب سے پکارتا ہے۔ یا وہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقر ہو کر بھی سسر اور داماد کے خطاب سے پکارنا جائز کہتا اور کھلے بندوں اعتراف کرتا ہے کہ ہاں اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔ یا وہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلیۃً ایمان کامل رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ؎

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

پھر ان کی نعت شریف پڑھتا ہے اور کہتا ہے :

''دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے۔''

(از اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نمبر5.....۞ پھر آپ نے اس فضل عظیم جو حقیقت واقعی ہے اس میں حضرات ختنین یعنی حضور سیدنا عثمان غنی ذوالنورین اور مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو کیوں ذکر کیا؟

نمبر6.....۞ ان اشخاص ثلاثہ کو اس حقیقت واقعی میں کیوں نہ شمار کیا گیا؟

نمبر7.....۞ بات فضیلت درجات اور منصب ذیشان کی نہیں، بلکہ آپ اس رشتہ حقیقت واقعی کو قطعاً جائز فرمارہے ہیں، پھر ان اشخاص ثلاثہ کو کیوں نہ شمار کیا؟

نمبر8.....۞ آپ حضرات ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضل وکرم کی بنا پر معاذ اللہ داماد رسول نہیں کہتے بلکہ رشتہ حقیقت واقعی کی بنا پر ان سرکاروں امت کے سرداروں دین اسلام کے راج دلاروں کو معاذ اللہ داماد کہتے ہیں، گویا ان کے علو مرتبت کی توہین اور معاذ اللہ تذلیل کررہے ہیں۔

نمبر9.....۞ آپ کہیں گے کہ داماد کہنے میں توہین اور تذلیل کیوں کر ہوگی؟ اب اس کو آپ اپنے پر ہی قیاس کرلیں، ہم آپ کے گھر میں آپ کا کچا چٹھا کھول دیتے ہیں ملاحظہ ہو۔

نمبر10.....۞ یہ تو مجھے نہیں معلوم کہ آپ کا کوئی داماد ہے یا نہیں مگر خسر تو ضرور ہے، کبھی آپ نے خلوت وجلوت میں اپنے خسر کو خسر کہہ کر پکارا ہے؟

نمبر11.....۞ ہاں! اور لیجئے، کیا آپ کے خسر نے اندر باہر خلوت جلوت میں اور گلی کوچوں میں اور آپ کی محافل اور مجالس میں آپ کو داماد کہہ کر بلایا ہے، یا آپ کی مجالس ومحافل میں آپ کو داماد کے عظیم المرتبت لفظ سے بلاتے اور بات کرتے ہیں، اور اپنی عام گفتگو میں آپ کو داماد ہی کہتے ہیں؟

نمبر12.....۞ بات رشتۂ حقیقت واقعی کی ہے جس کا کہنا آپ کے نزدیک قطعاً جائز ہے، مسلمان سوال کرتے ہیں کہ میلسی جی! جس عورت سے آپ کا نکاح ہوا ہے وہ آپ کی جورو ہے یا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے کہ اس سے فرار نہیں۔

نمبر13.....۞ آپ کے لڑکے اور لڑکی آپ کی جورو کو جب خطاب کرتے ہیں تو یہی تو کہتے ہیں کہ حسن علی کی جورو تو نے کھانا پکایا یا نہیں؟ اور ایک کھانے پر ہی کیا موقوف جب بھی کلام کرتے ہیں حسن علی کی جورو ہی کہتے ہیں؟

نمبر14.....۞ اور ایک جورو ہی پر کیا موقوف آپ کیلئے بھی وہ ماں کے خصم کا لفظ ادا کریں گے؟ کیونکہ یہی تو رشتۂ حقیقت واقعی ہے، ابا، اماں تو کسی بھی غیر کو کہا جاسکتا ہے اور معاشرے میں ہر ایک کیلئے عام ہے، مگر باپ کی جورو اور ماں کے خصم کسی کے لئے نہیں کہے جاتے لہٰذا ثابت ہوا کہ یہی تو رشتہ حقیقت واقعی ہے، لہٰذا آپ کو آپ کی اولاد ''ماں کا خصم'' کے لقب سے ہی پکارتی ہوگی؟ کیوں میلسی جی! مزہ آیا، حقیقت واقعی کے اظہار پر جبیں شکن آلود تو نہ ہوئی ہوگی؟

نمبر15.....۞ آپ لکھ چکے کہ حقیقت واقعی کا اظہار ہے، اور ان الفاظ پر نہ آپ کی اور نہ آپ کی جورو کی بے ادبی ہے نہ گستاخی اس پر ناراض ہونا حماقت ہی ہے؟

نمبر16.....۞ میلسی جی برا تو ضرور لگا ہوگا ان تماثیل کو آپ جیسا خسیس آدمی اچھا نہیں جانتا اور برا ہی سمجھتا ہے، تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے

فتویٰ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف پر تبصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وبالمومنین رء وف رحیم

فقیر غفرلہ قبل ازیں کتاب مستطاب مسمّٰی ''اتمام حجت'' میں مختصر سا جواب دے چکا ہے' اس امید پر مزید تحریر نہ کیا کہ شاید مسئلہ سمجھ میں آجائے اور مسلمانان خام کو گمراہی و بیدینی کے بھنور سے باہر نکال لائیں گے' مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا' تو مزید تحریر جواب کی حاجت درپیش آئی' پس اللہ ملک المنان کی اعانت اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی استعانت کے بھروسہ پر قلم اٹھایا۔ اللہ حنان ومنان سے دعا ہے کہ وہ حق ظاہر کرنیکی توفیق عطا فرمائے اور مسلمانوں کو قعر ذلت و گمراہی سے بچائے اور راہ مستقیم پر چلائے اور سچا پکا مومن سنی بنائے۔ مظفر حسین صاحب! آپ تحریر فرماتے ہیں :

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلیٰ ہے ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے ردالمحتار میں ہے : یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء معظمۃ......الخ۔''

مظفر حسین صاحب! یہی تو ہمارا ایمان ہے اور اسی پر ہماری جان قربان ہے۔ مگر آپ اس کے متصل ہی لکھتے ہیں :

''اور لفظ داماد وخسر اسوقت گالی ہے' جبکہ حقیقت میں سسر و داماد کا رشتہ نہ ہو اور اگر ان میں داماد وسسر کا رشتہ ہے' تو یہ گالی نہیں ہے' بضرورت رشتہ بتلانے کیلئے داماد وسسر کا استعمال عرف میں معیوب نہیں۔''

1.....❁ مظفر حسین صاحب! آپ کیا حضور پرنور شافع یوم النشور کو اپنی طرح سمجھتے ہیں؟

2.....❁ وہ کون سا مسلمان ہے' جو ان رشتوں کو نہیں جانتا؟ بلکہ غیر مسلم بھی ان رشتوں کو جانتے ہیں۔

3.....❁ پھر رشتہ بتانے کی ضرورت آپ کو کیوں کر پیش آئی' کیا آپ سب کو اپنی طرح نادان سمجھتے ہیں؟

4.....❁ اور آپ کو بھی یہ مسلم ہے کہ ''لفظ داماد وخسر اس وقت گالی ہے' جبکہ حقیقت میں سسرا اور داماد کا رشتہ نہ ہو۔'' تو اس میں ایک راہ اہانت اور گالی کی موجود ہے' پھر بھی آپ جائز کہتے ہیں۔

5.....❁ مظفر حسین صاحب! لفظ داماد وخسر کے استعمال کرنے سے یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء معظمۃ کا واجب ادا ہو جائیگا؟ اس کیلئے دلیل درکار ہے' کیا آپ دلیل لائیں گے؟

6.....❁ مظفر حسین صاحب! پھر آپ کا یہ کہنا کہ ''کہیں کی بولی کہیں کی گالی......الخ'' کیا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وہ الفاظ استعمال کرنا واجب جانتے ہیں کہ کہیں کی بولی کہیں کی گالی' حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلیٰ کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے تو کہیں کی بولی اور کہیں کی گالی والے الفاظ سے یہ واجب ادا ہو جائیگا؟

وَلِلْکَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

اب اپنے رفقائے وفادار سے مشورہ کر کے کوئی سبیل ایسوں کے مسلمان ہونے کی نکالیں اور ان کو مسلمان ثابت کریں جو قرآن کریم میں ہے کہ راعنا کو یہود بے بہبود نے زبان پھیر کر راعینا کہا اس پر اللہ واحد قہار نے صحابہ کرام کو کلمہ راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی اور فرمادیا کہ ''کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے'' اور تم لوگوں کے نزدیک ان سب کیلئے راہ صواب اور باعث اجر وثواب ہے۔

مظفر حسین صاحب! تم کہتے ہو کہ :

''جب مومن کی زبان سے یہ الفاظ (جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہوں) ادا ہوں تو مطلقاً حکم کفر نہیں دیا جائیگا......الخ۔''

دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا آپ نے کوئی ایسا آلہ امریکہ یا روس سے ایجاد کروایا ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ مومن ہے اور یہ منافق؟ اور نیرنگی یہ بھی کہ گویا جب کافر کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوں تو مطلقاً حکم دیا جائے گا' جبکہ مسلمان سے کوئی کفر صادر ہو تو اس کو کافر کہا نہ جائیگا تو جو پہلے ہی کافر ہے کیا اس پر کفر کی ڈگری جاری کی جائے گی؟ وہ تو پہلے ہی کافر ہے' جیسا کہ اللہ جلیل وجبار کے حکم سے بھی ظاہر ہے کہ یہود کی بے ادبی اور ممانعت صحابہ کرام اس بات کی دلیل ہے کہ یہود جو پہلے ہی کافر ہیں ان پر کوئی کفر کا حکم عائد نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام کو ممانعت فرمانے کے بعد کافروں کو عذاب کی وعید سنائی جارہی ہے۔

کیا آپ مالک شریعت ہیں؟ کہ مومن جب گستاخی کا کلمہ کہے مومن ہی رہے اور آپ کا فرومنافق وہابیہ دیابنہ پر اپنے دل کا غبار نکالتے رہیں' یہ شریعت اسلامی کا کھلم کھلا مذاق اڑانا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔

مظفر حسین صاحب! کیا تم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معاذ اللہ خاکش بدہن مومن نہیں سمجھتے وہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں نہایت ادب واحترام سے کلمہ راعنا عرض کرتے تھے اور لفظ راعینا تو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ پھر اللہ ملک القدوس نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے کی ممانعت کیوں فرمادی؟ اور فرمایا کہ :

''کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا اس پر ایمان نہیں ان الفاظ پر جو مشعر تحقیر ہی نہیں بلکہ صراحۃً اہانت اور تحقیر کے لئے رائج ہیں تم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ان الفاظ کو جائز کہتے ہو اور اسی پر مصر ہو اس کے خلاف ماننے پر تیار نہیں یہ کون سی مسلمان ہونے کی نشانی ہے؟

ازھری صاحب کی تحریر پر تبصرہ

اختر میاں کا یہ کہنا کہ :

''اگر مطلقاً داماد وخسر کا اطلاق کفر ہوتا تو امام بخاری علیہ الرحمہ باب ذکر اصھار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں فرماتے اور شارحین اسے کیونکر مقرر رکھتے معلوم ہوا کہ اس لفظ کے اطلاق میں حکم کفر مطلقاً نہیں بلکہ اس

صورت کے ساتھ مخصوص ہے جس میں معاذ اللہ اہانت کے قصد سے یہ لفظ بولا جائے۔''

اختر میاں! آپ نے مطلقاً داماد یا خسر کے اطلاق کا کفر ہونے سے کیا مراد لیا؟ امام بخاری علیہ الرحمہ نے باب ذکر اصھار میں روایت وحکایات کو نقل فرمایا آپ کو یہ حکم کب دیا کہ آپ بھی ایسا ہی کہیں جیسا کہ ہم نقل کرتے ہیں' امام بخاری علیہ الرحمہ تو احادیث کے ناقل ہیں نہ کہ قائل' اسی طرح شارحین نے نہایت دیانت سے ان احادیث کو نقل فرمایا اور اس کی شرحیں لکھیں اور مترجمین نے کمال دیانت سے ان احادیث پاک کو عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں نقل کردیں کہ یہ روایات وحکایات میں مسلمانوں سے یہ نہ فرمایا کہ تم بھی اسی طرح کہو۔

اگر کسی جگہ محدثین کرام یا شارحین عظام نے آپ کو یہ فرمایا ہو کہ تم بھی اسی طرح کہا کرو؟ نیز یہ ان کا اپنا کلام نہیں بلکہ روایت وحکایت ہے اس پر ان کیلئے کوئی الزام نہیں نہ کوئی حکم چنانچہ مطلقاً کفر ہونا لازم نہیں آیا۔ یعنی محدثین کرام نے روایات وحکایات دیانت کے ساتھ نقل کیں مترجمین نے دیانت کے ساتھ ان کے ترجمے کئے اور شارحین نے ان کی شروح بیان کیں ان پر حکم کفر عائد نہیں ہوگا۔ مگر اب جو خواہی نخواہی ان کلمات کو روا رکھے گا اس پر حکم کفر ضرور عائد ہوگا اس لئے کہ...... :

یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء معظمۃ

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف کلمات معظمات سے کرنا واجب ہے۔''

اور اس نے واجب کو ترک کیا اور ایسے کلمات جو توہین واستخفاف پر دال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کئے لہٰذا اس پر حکم کفر کا اطلاق ہوگا۔ اور رہا :

''اہانت کے قصد سے یہ لفظ بولنا......الخ۔''

تو اس کے جواب میں فقیر غفرلہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل کرتا ہے' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا' کیا اللہ ورسول کو برا کہنا اسی وقت کلمہ کفر ہے' جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر وکلمہ کفر نہیں علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت نہیں ان کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اس میں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں۔'' (ملخصاً الکوکبۃ الشہابیہ: 30؛ ہندوستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

ازہری صاحب! بقول اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ پر وحی اترے گی کہ فلاں نے بقصد تحقیر کہا اور فلاں نے بقصد تعظیم کہا؟ آپ کو کیسے معلوم ہوگا جبکہ آپ کا محدث کبیر گواہی دے رہا ہے کہ لفظ داماد وخسر اہانت اور دشنام کیلئے بھی رائج ہیں پھر بھی آپ نہیں مانتے کیا آپ کو وحی کا انتظار ہے؟

دیکھو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن لوگوں کے متعلق یہ ارشاد فرمایا' ان میں رشید احمد گنگوہی بھی شامل' وہ تو کہتا ہے کہ :

مولوی ابراھیم سکھر کے فتویٰ کا جواب

مولوی ابراھیم کی فتویٰ نویسی مولیٰنا مفتی وقار الدین صاحب کی نظر میں

نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

مولوی ابراہیم صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ ع

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

ان صاحب کو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلچسپی صرف متاع دنیا کیلئے ہے، ورنہ کوئی خاص علاقہ نہیں ہے، مولیٰنا مفتی وقار الدین صاحب ارشاد فرماتے ہیں :

''گھڑی کی چین کے متعلق مفتی ابراہیم صاحب مفتی جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر کا لکھا ہوا فتویٰ زیر مطالعہ آیا اس کے متعلق مختصر جواب تو یہ ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احکام شریعت میں صاف صاف لکھ دیا ہے کہ گھڑی کی زنجیر سونے کی ہو یا چاندی کی مرد کیلئے حرام اور دیگر دھاتوں کی ممنوع و مکروہ ہے اور جو چیزیں شرعاً ممنوع قرار دی گئیں ہیں، ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہے۔'' (وقار الفتاویٰ! دوم: 101 مسئلہ نمبر 1063؛ اہلسنت برقی پریس مرادآباد)

گھڑی کی چین سے متعلق اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق ہمارے لئے کافی ہے۔

پھر چند سطر کے بعد مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

''مفتی ابراہیم صاحب نے اپنے فتویٰ میں قرآن کریم کی آیات درج کی اور اس سے چین کے بارے میں استدلال کیا۔

اولاً..... تو انہوں نے مفتی کے منصب اور فتویٰ لکھنے کے اصول پر عمل نہیں کیا۔ جس سے لاعلمی کا ثبوت ملتا ہے۔ مفتی پر لازم ہے کہ وہ فقہ کی کتابوں سے عبارات نقل کرے، علامہ سید محمد امین ابن عابدین المعروف شامی متوفی 1252ھ نے الرد المحتار فی شرح الدر المختار میں لکھا

وقد استقرر ای الاصولین علیٰ ان المفتی ھو المجتھد فاما غیر مجتھد ممن بحفظ اقوال المجتھد فلیس بصفت والواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتھد الامام وجمال حکایة

(جلد 1 مقدمہ مطلب رسم المفتی 51 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

یعنی اصولین کے نزدیک طے ہے کہ مفتی صرف مجتہد ہے، اور خود مجتہد نہیں کسی مجتہد کے اقوال یاد کئے ہوئے ہے تو وہ مفتی نہیں اس پر لازم ہے جب اس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو وہ مجتہد جیسا کہ امام اعظم ہیں کا قول بطور حکایت بیان کرے۔

مفتی صاحب! نے جن آیات سے استدلال کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں آیات میں عموم کے ساتھ جمیع ما فی الارض (جو کچھ زمین میں ہے) کو انسان کیلئے پیدا کرنے اور ان میں علی العموم لوگوں کیلئے منافع کا تذکرہ ہے چونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے لہٰذا ان دھاتوں کی بنی ہوئی ہر چیز جائز الاستعمال ہوگی' سوائے ان چیزوں کے جن کے استعمال سے شرع مطہرہ نے منع کیا ہے چونکہ حدیث پاک میں ہے ان دھاتوں کی انگوٹھی پہننے کو حرام ٹھہرایا گیا' لہٰذا صرف انگوٹھی مستثنیٰ ہوئی' اور انگوٹھی کے علاوہ اشیاء جیسے چین' گھڑی' خود زرہ وغیرہ جائز ہوئیں۔

غالباً مفتی صاحب کے علم میں یہ ہوگا کہ قرآن کریم کے عموم میں تخصیص کے لئے خبر واحد کافی نہیں صرف قرآنی آیت یا حدیث متواتر و مشہور سے ہی تخصیص ہوسکتی ہے' مفتی صاحب کو مخصص صرف انگوٹھی کے بارے میں ملا اور وہ بھی خبر واحد جو مخصص بننے کے لائق نہیں گویا ان کے نزدیک اس عموم کے باعث لوہے کے تمام زیورات' بیڑی' ہتھکڑی اور گلے کے طوق وغیرہ سب مردوں کیلئے جائز ہیں' اس لئے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے' ان چیزوں کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہیں آئی لہٰذا سب کا جواز مفتی صاحب کے فتویٰ سے ثابت ہے' یا وہ قرآن کی آیات یا حدیث مشہور و متواتر سے ان کی مخصص دکھائیں۔

اس کے علاوہ ما فی الارض کے عموم میں تو کھانے پینے اور پہننے وغیرہ کی سب صورتیں جائز ہوں گی' اس لئے کہ اس ما فی الارض کے تخصیص قرآن کریم میں تو صرف خنزیر' مردار' غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور اور بہنے والے خون تک محدود ہے' ان کے علاوہ دوسرے جانوروں کی حرمت میں اکثر احادیث خبر واحد کے مرتبہ میں اور بعض مشہور مل سکیں گی' اسی طرح لباس میں کوئی تخصیص یا کوئی ایسا مخصص مفتی صاحب نہیں دکھا سکیں گے' جو قرآن کے عموم میں تخصیص کر سکے۔

لہٰذا ما فی الارض میں جب ہر چیز داخل ہے تو ہندوؤں کا جنیو' زنار پہننا' قشقہ لگانا' سکھوں کا کڑا پہننا' سر پر بالوں کا جوڑا رکھنا' اور اس میں کنگھا لگانا' عیسائیوں کی طرح صلیب لگانا وغیرہ وہ تمام امور جن کو ہمارے فقہاء متکلمین نے کفریات میں شمار کیا سب جائز ہو جائیں گے' بلکہ ان آیتوں سے مفتی صاحب کی استدلال کرنے سے بعد فقہ کی کتب سے وہ تمام ابواب نکال دیئے جانے چاہئیں جن میں محرمات و مکروہات کا بیان ہے اس لئے کہ جمیع مافی الارض کے مباح ہونے کے بعد ہر حرام و مکروہ کیلئے ایسا مخصص جو شریعت میں معتبر ہو مفتی صاحب نہیں دکھا سکیں گے۔ اس کے علاوہ مفتی صاحب لکھتے ہیں: اگر زیور بھی ہو تو مردوں کیلئے مطلقاً زیور کب ممنوع ہے؟ بعض زیور مردوں کیلئے حلال ہیں جیسے چاندی کی انگوٹھی اور پیٹی وغیرہ کہ یہ سب مرد کیلئے زیور ہیں در مختار میں ہے:

ولا تحلی الرجل بزھب و فضة مطلقاً الا نجاتم و منطقة وحلیة سیف منھا

(رز حاشیہ شامی جلد 5 کتاب الخطر و الاباحة فصل اللبس صفحہ 253 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

یعنی "مرد سونے اور چاندی کا زیور نہیں پہن سکتا ماسوا چاندی کی انگوٹھی' کمر بند' اور تلوار کے زیور کے" اس عبارت کو نقل

کرنے سے مفتی صاحب کا مطلب یہ تھا کہ اسی طرح چاندی کے یہ زیورات مرد کیلئے جائز ہیں' اسی طرح گھڑی کی چاندی کی چین بھی جائز ہے۔

لیکن مفتی صاحب کی نظر درمختار کی اس عبارت پر تو پڑی لیکن اس عبارت پر علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی 1252ھ کے قول کو نہ دیکھ پائے' جس میں وہ فرماتے ہیں:

یحال کون کل من الخاتم والمنطقة والحلیة منها ای الفضة لو ور و اثار اقتضیت رخصة منها فی هٰذه الاشیاء خاصة

یعنی اس صورت میں کہ انگوٹھی' کمربند اور تلوار کے زیور کا چاندی کا ہونا' اس کا ثبوت آثار سے ہے' اور آثار صرف ان ہی چیزوں کیلئے وارد ہیں۔

اس عبارت سے صراحتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجازت صرف ان تین چیزوں کے ساتھ مختص ہے' جبکہ یہی مفتی صاحب اپنے فتویٰ میں یہ عبارت لکھ چکے ہیں کہ سونے چاندی میں اصل حرمت ہے اور تائید میں انہوں نے حدیث بھی لکھی' جو کہ ہدایہ میں ہے:

لقوله علیه الصلوٰة والسلام هذان محرمان علیٰ زکور امتی حلال لاناثهم

لہٰذا سونے چاندی سے بنی ہوئی ہر چیز کا استعمال حرام ہوگا ماسوا ان اشیاء کے جن کا استثنا شریعت میں ہے۔ حالانکہ حدیث میں چاندی کا ذکر نہیں' انہوں نے ہدایہ سے حدیث نقل کی اور ہدایہ میں اس حدیث کے ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ہیں جو ان کو نقل کرنے تھے' مگر چھوڑ دیئے' جبکہ پوری حدیث اس طرح ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم خرج و باحدی یدیه حریر و بالاخری ذهب وقال هٰذا ان محرمان علیٰ ذکور امتی حلال لاناثهم

(حوالہ) یعنی بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کے ایک ہاتھ میں ریشم تھا اور دوسرے میں سونا۔ فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کیلئے حلال

حدیث میں تو ریشم اور سونے کا ذکر جبکہ مفتی صاحب نے بددیانتی کرتے ہوئے' چاندی اور سونا بتا کر حدیث سے چاندی کی حرمت بھی ثابت کی یہاں تک تو مفتی صاحب کی تحقیق پر اجمالی گفتگو تھی۔''

{وقار الفتاویٰ! دوم: 504 تا 507 . بزم وقار الدین گلفشاں لائبریری بلاک 4 گلستان مصطفیٰ کراچی}

فائدہ

مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ کی تنقیح سے مولوی ابراہیم صاحب کی فتویٰ نویسی کا پردہ چاک ہوجاتا ہے' اور عبارت مذکورہ سے ظاہر

ہوا کہ مولوی ابراہیم صاحب کے اوصاف میں خیانت' بد دیانتی' خود رائی' حدیث پاک میں خیانت' قرآن کریم کا بے محل استعمال' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق پر جست لگانا اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تعلّی' ان کے مسلک سے لا پرواہی وغیرہ ثابت ہیں' علاوہ ازیں کراچی سے کسی پرنسپل صاحبہ نے استفتاء کیا جواب میں تاخیر پر تنبیہ بذریعہ کارڈ کی تو معذرت کے ساتھ فتویٰ کفر وارتداد پر مشتمل ارسال کیا۔

جب کہ ایک عام مسلمان نے وہی استفتاء کیا تو وہی کفر پھر اسلام بن گیا' یہ دورنگی چال جیسا کہ علماء دیوبند کی مشہور ہے کہ جب کسی امر قبیح و شنیع پر زید وعمر کے نام پر استفتاء کیا جاتا ہے تو جواب کفر اور موہم کفر ملتا ہے' اور جب معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو اپنا مولوی ہے تو وہی کفر پھر اسلام بن جاتا ہے' یہی طریقہ اب چند علماء نے اپنایا ہے اور اپنے کو اہلسنت بھی کہتے ہیں' ابراہیم صاحب نے بھی یہی سیاسی چال اختیار کی ہم بطور نمونہ علماء دیوبند کی اس صورت کا نمونہ پیش کرتے ہیں وھوٰ ھذا

عکس کتاب مرثیہ گنگوھی علماء دیوبند کی نظر میں 📖

3,4

۳

پیش لفظ

[illegible]

۴

[illegible]

اسعد نظامی

ابراہیم صاحب کی اس دورنگی چال سے دیوبندیوں کا نقشہ سامنے آ گیا' جس کا عکس بطور نمونہ اس کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔

مومن جو بھی دین کی بات کرتا ہے' ایمان وایقان کی بات کرتا ہے' مگر منافق کے اقوال میں استقامت اور پائیداری نہیں ہوتی' وہ رنگ برنگی باتیں کرتا ہے' کما قال تعالیٰ

وَإِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُواْ إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ

''(منافق) جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔''

ابراہیم صاحب نے یہ بھی نہ دیکھا کہ کس کی نسبت کے متعلق سوال کیا جا رہا ہے' یہ سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ تعالیٰ اپنے برابر بھی نہیں سمجھتے بلکہ ایک عام آدمی کی طرح تصور کرتے ہیں' اگر ان کو آداب واحترام علماء کے خلاف کوئی لفظ کہہ دیا جائے تو ان پر کیسا شاق گزرتا ہے' یہ اپنے تمہیدی کلمات میں سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت لکھتے ہیں :

''کہ سب سے پہلے چند کلمات بطور تمہید ملاحظہ ہوں تعظیم وتوہین کا دارومدار عرف پر ہے' بسا اوقات ایک لفظ معنی وضع کے اعتبار سے توہین پر دال ہوتا ہے' مگر عرف عام میں توہین کیلئے استعمال نہیں ہوتا۔......الخ''

ابراہیم صاحب! کیا آپ شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عام انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں' کہ تمہیدی کلمات اس پر دال ہیں کہ آپ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان اپنی برابر بھی نہیں جانتے' آپ کی نسبت آپکا اپنا تعارف شاہد ہے کہ اپنے نام کے ساتھ :

''مفتی محمد ابراہیم القادری مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات سکھر۔''

لکھتے ہیں' اگر کوئی اس کے خلاف لب کشائی کرے اور عام انسانوں کی طرح پکارے تو یقیناً اگر زبان بند ہوگی مگر دل جل کر کباب ہو جائیگا۔ رہا آیت کریمہ :

لا تقل لهما اف

اس کے متعلق بطور دلیل فرماتے ہیں کہ :

''اصول فقہ کی پہلی کتاب اصول شاشی میں ہے۔......الخ''

آپ نے ایسی عظیم الشان کتاب کا ذکر کیا جس سے معلوم ہوتا ہے' کہ آپ کے سوا کوئی اصول شاشی کا نام بھی نہیں جانتا آپ لکھتے ہیں :

''اگر کسی قوم کے ہاں اف کہنا عزت کے کلمات میں شمار ہوتا ہو تو والدین کو اف کہنا ان پر حرام نہیں ہوگا۔''

ابراہیم صاحب! تم کونسی قوم میں ہو امریکی قوم میں ہو یا روسی قوم وغیرہ میں تم بات کو پھیر کر بلا ثبوت بات کیوں کرتے ہو۔ ذرا اس قوم کا نام بھی بتلایا ہوتا کہ فلاں قوم میں اف کہنا عزت کے کلمات میں داخل ہے اور آپ اس قوم سے ہیں' شہنشاہ دوعالم مالک رقاب امم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی جب دشنام طرازی منظور خاطر ہوئی یہ حیلہ گھڑ لیا اور اصول شاشی کا نام لے دیا جیسے تمہارے سوا اصول شاشی کوئی جانتا ہی نہیں ہے اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ تم قرآن کریم کی اہانت کرتے ہو۔

فقھی مسائل

اصول فقہ کی کیا اصول شاشی ہی پر منتہا ہے جس نے اصول شاشی دیکھ لی اس کو کسی دوسری کتاب کی حاجت ہی نہ رہی' ابراہیم صاحب یہ فقہائے کرام کے معارج اور مدارج ہیں جن کی آپ کو ہوا بھی نہ لگی۔ فقہائے کرام نے صدہا مسائل گھڑ گھڑ کران پر احکام جاری فرمائے اور معارج فقہی پر تامل کیجئے تو :

''وجوہ احتجاج وطرق تعلیل ومعانی ادوات واقسام نظم وانواع معنی وصور تعارض واسباب ترجیح ومسالک تطبیق پھر ان میں ائمہ وعلماء کے اختلافات کثیرہ اور ہر جگہ قول راجح کی تنقیح وتنقید اب سب وادیوں کو نظر صائب فکر ثاقب سے قطع کرے لاکھوں مخصص ہوتے ہیں ہزاروں مطلق مقید ہوتے ہیں صدہا ظاہر ماؤل ہوتے ہیں بہت مورد پر مقصر رہتے ہیں کبھی بلحاظ سائل حکم صادر ہوتا ہے۔ بعض قیود محض بنظر واقع ہوتے ہیں کمافی قولہ اضعافا مضاعفۃ گاہے بےقصد تشریح مجرد اخبار مراد ہوتا ہے اور ان کے سوا صدہا معارک مردآزما ومسالک جانفرسا ہیں یا ہذا اہل نقد واجتہاد کے سوا کون ہے کہ ان حقائق دقیقہ ودقائق عمیقہ پر اطلاع پائے اور ان تنگ وتار دشوار گذار گھاٹیوں سے سلامت گذر جائے ناواقف کہ اس منصب رفیع تک نہ پہنچا اگرچہ اپنے آپ کو عالم متبحر جانے جب قدم دھرے گا منہ کے بل گریگا ایسے ہی لوگوں کو حدیث شریف میں فرمایا بے علم فتویٰ دیا سو خود بہکے اوروں کو بہکایا۔''

اخرجہ احمد و دالدارمی والبخاری ومسلم والترمذی و ابن ماجہ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

آپ نے تو صرف اصول شاشی پر ہی نازاں ہو کر خود کو فقہائے علم ودانائے فہم سمجھ رکھا ہے' اتنا بھی تو ہوش نہیں کہ ہم کہاں ہیں اور کون سی قوم کا سہارا جس کا نہ تو نام ہے نہ کنارا۔

ابراہیم صاحب! کیا تم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنے باپ کی طرح سمجھتے ہو جو مقابلہ میں لاتے ہو' بالفرض باطل اگر تم نے اپنے باپ کو گالی دی تو کیا تم کافر ہو جاؤ گے؟ مگر سرکار ابد قرار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گالی تو کجا کوئی ادنیٰ سی گستاخی بھی کرو گے تو ضرور کافر ہو جاؤ گے' پھر ان کی مثل والدین کو ٹھہراتے ہو مثال وہ دو جو ان کی شان کے لائق ہو' اور وہ بے مثل ہیں ان کی کوئی مثال نہیں' سائل تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے تم اس کو باپ کی مثال دے کر بہلاتے ہو۔

ابراہیم صاحب رقمطراز ہیں :

''اور کبھی ایک لفظ معنی وضعی کے اعتبار سے توہین پر دال نہیں ہوتا مگر عرف عام میں اس کا استعمال توہین وتحقیر کیلئے ہوتا ہے' جیسے

لفظ "ملا" کہ ترکی زبان میں لکھے پڑھے اور عالم کے لئے موضوع ہے اسی لئے زمانہ قدیم میں یہ لفظ اہل علم کیلئے بولا جاتا تھا' جیسے ملا جامی' ملا علی قاری وغیرہ آج بھی افغانستان میں یہ لفظ تعظیم کیلئے بولا جاتا ہے' مگر پاکستان خصوصاً سندھ و پنجاب میں صرف تحقیر کیلئے مستعمل ہوتا ہے' ہمارے ہاں کسی عالم کو ملا کہنا گالی ہے اور ملا جی کہنا اس سے بھی بڑی گالی ہے۔"

ابراہیم صاحب! یہ کذب صریح ہے تم اپنے گھر کی ریت یا اپنے خاندان کی رسم کو پاکستان پر کیوں چسپاں کرتے ہو پاکستان تو برصغیر کا ایک حصہ ہے سارے برصغیر میں کہیں نہ یہ ریت ہے نہ رسم۔

اگر ترکی اور افغانستان میں لفظ ملا تعظیم کیلئے بولا جاتا تھا تو برصغیر میں کیوں تعظیم و تکریم کیلئے استعمال نہیں ہوتا' ہند سے لیکر سندھ تک جس میں پنجاب بھی شامل ہے کوئی اس لفظ ملا کو تحقیر و توہین کیلئے استعمال نہیں کرتا اگر تمہارے گھر یا خاندان میں یہ ریت جاری ہے تو تمہارے خاندان تک محدود ہے' اگر تمہارے گھر یا خاندان میں بکری کو خنزیر کہنے لگیں تو کیا مسلمان بھی اس کو تسلیم کرلیں گے اور بکری کے استعمال کو حرام قرار دیں گے ہرگز نہیں' ہم نے بریلی' بدایوں' پیلی بھیت' شاہجہاں پور' لکھنؤ وغیرہم تمام برصغیر میں بذات خود ملاحظہ کیا لوگ احتراماً ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں اور یہاں تک کہ جو نیک مسلمان اگرچہ وہ پڑھے لکھے نہیں ہوتے تو عام لوگ ان کو احتراماً نام لے کر نہیں پکارتے ملا صاحب یا ملا جی ہی کہتے ہیں اس میں ان کی تعظیم ہے تحقیر ہرگز نہیں یہ تمہارے گھر کا معاملہ ہے دوسروں پر اس کو مسلط نہ کرو اگر دلیل درکار ہو تو حضرت علامہ صدر الشریعہ مولٰینا امجد علی صاحب سے پوچھو وہ اپنے فتاوٰی جلد چہارم میں فرماتے ہیں :

"حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عويلم فهو كافر

عالم کو ملا ٹا کہنا کفر ہے۔"

(فتاوٰی امجدیہ جلد چہارم:402)

کیا صدر الشریعہ تمہارے جیسا بھی علم معاذ اللہ نہیں رکھتے تھے اور اردو زبان سے ناواقف تھے جو تم بتلا رہے ہو اگر ملا کہنا ہی موجب تحقیر ہوتا صدر الشریعہ ہرگز ملا ٹانہ فرماتے۔ ابراہیم صاحب اپنے گھر کا دروازہ سیدھا کرو اگر ایسا ہی ہوتا تو علماء کرام کتب فقہ سے حضرات علماء کرام کے اسماء سے لفظ ملا کو نکال دیتے اور اس کے بجائے دوسرا لفظ استعمال کرتے۔ **کاش** صدر الشریعہ علیہ الرحمہ آپ سے پوچھ لیتے تو ملا ٹانہ لکھتے بلکہ ملا ہی لکھتے مسلمانوں دونوں حضرات یعنی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور ابراہیم صاحب میں فرق مناصب اور فضل علوم و تفقہ اور انکے حضور دعوٰی خود آرائی؟

عزیزان ملت! مولوی ابراہیم صاحب کی فتوٰی نویسی پر علامہ مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ کا تبصرہ ملاحظہ فرمایا' جس سے معلوم ہوا کہ مولوی ابراہیم کے فتوٰی کی اساس نفسانیت اور افتراق پر مبنی ہے' ان کو شریعت مطہرہ کی پرواہ نہیں تو اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کب خاطر میں لائیں گے جیسا کہ مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ کے تبصرہ سے ظاہر و باہر ہے' یہاں بھی یہی رنگ نظر آرہا ہے مولوی ابراہیم صا

حب نے ایک خودساختہ موہوم تمہید اٹھائی اوراس پر منطق کی میک اپ چڑھائی اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور بیدین بنانے کی بانسری بجائی لکھتے ہیں کہ :

''طرز گفتگو اور اسلوب کلام سے اہانت ظاہر ہوتی ہے جیسے لفظ حضرت کون نہیں جانتا کہ یہ کلمہ تعظیم ہے......مگر طرز کلام بدل جانے سے اس میں توہین کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں یہی لفظ عرف میں جعلساز چالباز آدمی کیلئے استعمال ہوتا ہے' کہا جاتا ہے تم بھی حضرت ہو کبھی کہا جاتا ہے تم بڑے حضرت ہو......ملخصاً'' اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

لفظ حضرت کبھی بھی جعلسازی اور چالبازی کیلئے ہرگز استعمال نہیں ہوتا ہے' البتہ پہلے جعلسازی اور چالبازی کو ثابت کریں گے' پھر جعلساز اور چالباز کہیں گے' اس میں کلمہ ''حضرت'' کا کیا قصور قرآن کریم میں ایمان والوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا گیا' حالانکہ کلمہ راعنا میں کوئی مفہوم اہانت کا نہ تھا اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نیت میں کوئی فساد تھا یہود بے بہبود کی بدخواہی اور راعنا کو توڑ مروڑ کر راعینا کہتے تھے اللہ عزوجل نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی اگر یہاں بھی ایسا ہی ہوتا تو ائمہ دین وفقہائے معتمدین کہ ہمارے دین کے راہنما ہیں لفظ حضرت کی بھی ممانعت فرمادیتے' یہ ابراہیم صاحب کا دروغ بے فروغ ہے' اور لفظ حضرت ایسا ہی ہے جیسا کہ ابراہیم صاحب نے فرمایا اور ابراہیم صاحب کو اس کا علم بھی ہے تو ابراہیم صاحب کا اس لفظ کو استعمال کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ اس کو حضرت کہہ کر جعلساز اور چالباز بتا رہے ہیں' آئیے اب ذرا ابراہیم صاحب کے فتویٰ 21 جون 2004ء 2 جمادی الاولیٰ 1425ھ کا مطالعہ فرمائیے اپنے اسی فتویٰ میں لکھتے ہیں :

''حضرت قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں فرماتے ہیں......الخ۔''

تامل فرمائیے کہ ابراہیم نے حضرت امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ جعلساز اور چالباز نہ کہا؟ اپنے بیان کردہ معنی سے ضرور کہا اور بڑے حضرت کہہ کر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ان ہی خبیث لقب سے ملقب کیا' کیا یہ علماء تو علماء اجل ائمہ کرام کی شان اقدس میں توہین کی یا نہیں؟ توہین کی اور ضرور کی۔ یہ جعلساز کہنا اور چالباز بتانا توہین ہی نہیں بلکہ گالی دینا ہے' تو ابراہیم نے اجل ائمہ کرام کو گالی دی' اب چلئے یہ دوسرے کی کب مانیں گے' حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال کرلیجئے وہ اس باب میں کیا فرماتے ہیں ائمہ دین اور اجل ائمہ دین تو بڑی شان کے مالک ہیں وہ علماء دین کے متعلق فرماتے ہیں :

''عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے' حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عویلم فھو کافر

عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی۔''

اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ جلد اول صفحہ 570 پر فرمایا :

''عالم دین کی توہین کوائمہ نے کفر لکھا ہے'مجمع الانہر میں ہے :

الاستخفاف بالاشراف و العلماء کفر

لہٰذا اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہو تو اس کے ساتھ تجدید نکاح کرے ورنہ اہل محلّہ اور برادری کے لوگ اس سے مقاطعہ کریں' واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(فتاویٰ امجدیہ چہارم :204؛ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی)

الف.....

ابراہیم صاحب! صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فتویٰ سے صاف ظاہر ہو گیا کہ عالم دین کی توہین کرنا کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے' تم نے باوجود یہ لکھنے کے کہ جعلساز اور چالباز حضرت اور بڑے حضرت کو کہتے ہیں' اور اپنے فتویٰ میں امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور دوسری جگہ امام اجل مولینا امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعلیٰحضرت یعنی بڑے حضرت لکھتے ہوئے ان حضرات ائمہ کرام کی شان میں توہین کرنا ہی نہیں بلکہ گالی دینا ہوا جس کا حکم فتاویٰ امجدیہ سے ظاہر ہے' اب تم اس کے باوجود اپنا مسلمان ہونا تو ثابت کرو' حضرت صدر الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو عالم دین کی توہین کرنے والے کو کافر فرما رہے ہیں' اور تم ائمہ دین متین امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت اور بڑے حضرت یعنی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ جعلساز اور چالباز لکھ رہے ہو' تو تم اپنا حکم تو بتاؤ کہ صدر الشریعہ کے فتاویٰ سے تم کافر ہوئے یا نہیں' اور لاعلمی کو حیلہ نہیں بنا سکتے پہلے ہی تم نے لکھ دیا کہ حضرت جعلساز اور چالباز کو کہتے ہیں۔

ب.....

ابراہیم صاحب! اب فقیر غفرلہ آپ کی طبع ناز کی خاطر حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا کامل فتویٰ بمع سوال کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے' شاید آپ کی فہم ناز اسکو سمجھ سکے وھوھذا :

مسئلہ مسؤلہ واحد اللہ صاحب ساکن محلہ صوفی ٹولہ شہر کھنہ بریلی 7 شوال 1341ھ

''جو فتویٰ کہ علماء دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کر دیا تھا اس کو مسمیٰ منظور حسین ولد نبی حسین ساکن محلّہ صوفی ٹولہ نے پڑھکر کہا کہ ''فتویٰ دینے والے سرے بھی ایسے ہی ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ علماء دین کی شان میں گستاخی کا لفظ سنکر تین شخص بنام کفایت اللہ، امیر اللہ و مولا بخش نے اس کو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص علمائے دین کی شان میں دشنام کے لفظ استعمال کرے اسکی بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے۔ الجواب! عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عویلم فھو کافر

''عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی' اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ جلد اول: ۵۷۰ پر فرمایا عالم دین کی توہین کو ائمہ

نے کفر لکھا ہے مجمع الانہر میں ہے

الاستخفاف بالاشراف و العلماء کفر

لہٰذا اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہو تو اسکے ساتھ تجدید نکاح کرے۔......الخ'' (فتاویٰ امجدیہ چہارم: 402)

نمبر1......❁ ابراہیم صاحب واحداللہ صاحب ایک عام مسلمان نہ کوئی مولوی نہ مفتی وہ لفظ سسرے کو علماء دین کی شان میں گستاخی کہہ رہے ہیں۔

نمبر2......❁ یہی واحداللہ صاحب علماء دین کی شان میں لفظ سسرے کو دشنام کہتے ہیں' اس سے ثابت ہو گیا کہ آپ کو ایک عام مسلمان جیسا بھی فہم نہیں۔

نمبر3......❁ صدرالشریعہ علیہ الرحمہ بھی لفظ سسرے کو گالی ہی فرماتے ہیں گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے۔

نمبر4 ......❁ دوسری جگہ لفظ سسرے کو گالی بتاتے ہیں' مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اب تم بتاؤ کہ صدر الشریعہ کو تم عالم دین فقیہ اسلام مانتے ہو یا نہیں اگر تم ان کو فقیہ اسلام مانتے ہو تو لفظ سسرے کو گالی ماننا پڑے گا اور اگر تم ان سے زیادہ فقیہ ہو تو دلیل پیش کرو ورنہ تم پر توبہ اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم آتی ہے۔

نمبر5......❁ لفظ سسرے پر اگر اعتراض ہے تو اس کا جواب گذرا کہ سوال میں تین جگہ 'علمائے دین' ہے مولوی نہ لکھا کہ لفظ واحد پر دلالت کرے۔

نمبر6......❁ دشنام کا قائل بھی 'فتوے دینے والے' کہتا ہے' جو کہ جمع پر دال ہے' چنانچہ لفظ جمع کی نسبت سے سسرے کہا گیا' ہاں اگر مولوی ہوتا تو لفظ سسر ہی کہتا۔ یہ تمہارے سمجھنے کو کافی ہے۔

ابراہیم صاحب لکھتے ہیں :

اس تمہید کے بعد گذارش ہے کہ لفظ 'سسرا' ہمارے ہاں صرف گالی میں استعمال ہوتا ہے' مگر سسر' خسر کا استعمال اکثر احترام میں ہوتا ہے' اور جب ہمارے عرف میں لفظ سسر اور خسر بیان رشتہ میں مستعمل ہوں ہرگز ان سے توہین کا معنی نہیں لیا جاتا۔''

ابراہیم صاحب! تم ہو کون؟ کیا تم مسلمانوں کے دین اسلام کے بانی یا شریعت کے مالک ہو کہ جس کو چاہو اسلام بنا دو۔ تمہاری فتویٰ نویسی کی قلعی مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ نے کھول دی' فتویٰ میں تمہاری بددیانتی ثابت کر کے تم کو بد دیانت قرار دیا اور اس فتویٰ میں تمہاری بیدینی آشکار ہے' جس سے تمہارا بددین ہونا ثابت اور مسلمانوں کو بیدین کرنا تمہارا طرۂ امتیاز ہے۔ تم کہتے ہو کہ سسر و خسر میں ہرگز توہین کا معنی نہیں اور تمہارا امام نا فرجام ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری المعروف محدث کبیر لکھتا ہے کہ :

''لفظ خسر و داماد لغت و عرف میں بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

بتاؤ تم جھوٹے ہو یا تمہارا امام ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری جھوٹا ہے' اور دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے البتہ مبارکپوری صحیح کہہ رہا ہے' اور تم جھوٹ۔ بتاؤ کہ تم دونوں میں سے جھوٹا کون ہے؟ خسر کو تم احترام کا معنی دیتے ہو اور تمہارا محدث کبیر خسر و داماد دونوں کو اہانت اور دشنام کیلئے رائج

بتا رہا ہے اور لیجئے' حضرت علام صدر الشریعہ بدر الطریقہ کو بھی عالم دین سمجھتے ہو یا نہیں؟

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

''عالم دین کی توہین کفر ہے' اور گالی دینا (یعنی سسرے کہنا کہ فتویٰ دینے والے ایک نہیں بہت سے ہیں) تو سخت درجہ کی توہین ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی دینا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اپنے فتویٰ میں فرمایا کہ عالم دین کی توہین کو ائمہ نے کفر لکھا ہے۔''

جب عالم دین کی توہین عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے' اور مفتیوں کو سسرے کہنا گالی ہے تو حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے یہ کریہہ لفظ استعمال کرنیوالا کافر نہ ہوگا؟

دوم سید ضمیر الدین صاحب نے صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال کیا کہ ایک مرتبہ زید کی زبان سے غصے میں جائے نماز کے بارے میں جو کھال کی تھی' سسری کا لفظ نکل گیا' لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے کھال کو سمجھ کر کہا تھا جائے نماز کا خیال تک نہ تھا' صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اس کو جواب دیتے ہیں :

''اگر چمڑے کو برا لفظ کہا' جائے نماز کے قصد سے نہ کہا تو تجدید کی حاجت نہیں مگر اس قسم کے الفاظ سے احتیاط چاہئے۔''

(فتاویٰ امجدیہ چہارم: 400)

جائے نماز جو کہ اگر چمڑے کی ہی ہے مگر اس پر سسر اور سسری کا اطلاق صادق بھی نہیں آتا اگر جائے نماز کو بھی معاذ اللہ سسری کہہ دیا جاتا تو تجدید ایمان لازم آتا معلوم ہوا کہ جائے نماز کو سسری کہنا بھی کفر ہے' جبکہ یہ لفظ اس پر صادق ہی نہیں آتا۔

سوم یہ بھی معلوم ہوا کہ صدر الشریعہ نے غصہ کو جو کہ سبب گالی تھا اس پر حکم نہ لگایا بلکہ لفظ سسری کو برا لفظ بتایا' معلوم ہوا کہ سسر کہنا ضرور گالی ہے۔ ابراہیم صاحب! کچھ سمجھ میں آیا کیا صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کو بھی صاحب علم نہیں سمجھتے؟ ان ہی کی مان لو راہ مل جائے گی' گمراہی سے بچ جاؤ گے' دین میں من مانی کر کے پچھتاؤ گے۔

ابراہیم صاحب! تم لکھتے ہو کہ :

''لفظ داماد میں تو دور دور تک شائبہ توہین نہیں نکلتا اگر کوئی شخص اپنے داماد کا تعارف اپنے احباب سے کرائے اور کہے کہ یہ میرے داماد ہیں تو اسے عزت افزائی سمجھا جائیگا۔''

ابراہیم صاحب! اس عزت افزائی کا طرہ آپ کے دامن سے وابستہ کر دیا جائے تو آپ کو خود بھی پتہ لگ جائیگا' مثلاً اگر محفوظ صاحب عوام کو یہ بتلائیں کہ ابراہیم صاحب کے تمام شاگرد ابراہیم صاحب کے داماد ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ تو یہ آپ کی نسبت دامادی سے آپ کی عزت افزائی میں چار چاند لگ جائیں گے' کیونکہ اگر شاگردوں کی بر بنائے داماد عزت افزائی ہوئی تو آپ کی وجہ سے' تو آپ کو کس قدر صاحب عزت و وقار سمجھا جائیگا' اس سے آپ کو بہت ہی خوشی ہوگی۔

ابراہیم صاحب! آپ کو برا تو ضرور لگا ہوگا اگرچہ ظاہر نہ فرمائیں یہ تو ضرور کہیں گے کہ جو ہمارے داماد نہیں ان کو ہمارا داماد کہہ کر ہم کو گالی دی معلوم ہوا کہ لفظ داماد میں ضرور گالی ہے' برخلاف اس کے اگر فقیر غفرلہ یوں کہے کہ ابراہیم صاحب کے تمام شاگرد ابراہیم صاحب کے بچے اور بیٹے ہیں اس میں کوئی برائی کی بات نہیں جس کو کہا جائیگا اس کو برا نہ لگے جس کے متعلق کہا جائیگا اس کو بھی ناگوار نہ ہوگا' یعنی بیٹا یا بچہ ہر کس و ناکس کو کہہ سکتے ہیں یہ محبت کی بات ہے' کسی کو ناگوار نہ ہوگا' برخلاف داماد کے اگر کسی غیر کو داماد کہہ دیا' اس کا معنی یہ ہوا کہ سرکار عالم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے کہنا یقیناً حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توہین اور ان کی شان اقدس میں گستاخی ہے۔

اگرچہ تم اس امر کو پسند کرو اور موجب عزت افزائی جانو تو یہ تمہارے اپنے گھر کی خاندانی ریت تو ہو سکتی ہے' مگر کوئی شریف اور مہذب انسان اس کو کبھی گوارا نہ کریگا' یہ اپنا اپنا ظرف ہے۔

شرفا اور مہذب اصحاب میں کوئی سسر داماد کو داماد کہہ کر خطاب نہیں کرتا بلکہ بیٹا کہہ کر یا: م لے کر بلاتا ہے' اگر آپس میں باہم گفتگو بھی مابین سسر و داماد ہوگی تو بھی ایک دوسرے کو داماد و سسر کے کر یہہ لفظ سے خطاب نہ کریں گے بلکہ شرفا عموماً بیٹا ہی کہتے ہیں اور داماد سسر کو ہرگز ہرگز سسر نہیں کہتا بلکہ انکل' ماموں' چچا بلکہ اباجی تک کہتے ہیں' مگر سسر یا خسر کے مکروہ الفاظ ہرگز استعمال نہیں کرتے اگر ان شرفا اور مہذب حضرات سے وجہ معلوم کیجئے کہ آپ اپنے داماد کو داماد کے لفظ سے کیوں نہیں پکارتے تو کہتے ہیں کہ یہ معیوب ہے شرم آتی ہے' خلاف تہذیب ہے' اسی طرح سسر کے بارے میں دریافت کیجئے تو کہتے ہیں کہ لفظ سسر نہایت سخت معیوب اور تہذیب کے خلاف ہے' اور اس لفظ میں سخت گستاخی ہے۔

ابراہیم صاحب! اپنے امام محدث کبیر کی عبارت جو گزری اس پر غور کیجئے کہ وہ کیا فرماتے ہیں وہی تو کہتے ہیں کہ یہ الفاظ سسر و داماد اہانت و دشنام کیلئے بھی رائج ہیں۔ ابراہیم صاحب جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں اگر آپ کے نزدیک احترام اور عزت افزائی کے موجب ہیں تو کیا آپ کا امام ضیاء المصطفیٰ المعروف محدث کبیر جھوٹا اور پاگل ہے' جو اہانت اور دشنام کیلئے رائج بتاتا ہے' اور اگر تمہارا محدث کبیر صحیح کہتا ہے' اور یقیناً سچ ہی کہتا ہے' تو تم خود پاگل اور جاہل ہو۔ کہ گالی دینے کو عزت افزائی سمجھتے ہو اگر تم ان الفاظ کی حقیقت سے ناواقف ہو تو لازم ہے کہ کسی اہل علم کی جانب رجوع کرو اور زانوئے ادب طے کرو ظاہر ہو جائیگا۔

ابراہیم صاحب! علمائے دیوبند کو تو گستاخ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا جاتا ہے' علمائے دیوبند کے مقتدا رشید احمد گنگوہی کا بھی بیان سن لیجئے' مولوی حسین احمد صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں کہ :

''حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔'' (الشہاب الثاقب: 57)

یہ رشید احمد گنگوہی کا کلام ہے کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے کی نیت حقارت نہ ہو مگر کہنے والا کافر ہو جائیگا۔ اور اپنے امام محدث کبیر کو دیکھئے وہ یہ جانتا ہے اور اقرار کر رہا ہے کہ لفظ داماد و سسر اہانت و دشنام کیلئے بھی رائج ہیں پھر حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے (العیاذ باللہ تعالیٰ) خاکش بدہن بے کراہت جائز لکھتا ہے' اسی کی پیروی میں تم بھی سرگرم عمل ہو' معلوم ہوا

نحمده ونصلي و نسلم علىٰ رسوله الكريم

نومولود فرقہ

اشتہار امام احمد رضا کانفرنس مورخہ 28/اپریل 2003ء بمطابق 25/صفر المظفر 1424ھ لانڈھی نمبر 5۔ڈبل روڈ 36/B' میں نام کے ساتھ تشہیر کیا گیا :

"پیر طریقت حضرت علامہ مولانا حافظ قاری ڈاکٹر پروفیسر ریاض احمد بدایونی قادری رضوی ترابی."

جب پیر طریقت ترابی ہیں تو ان کے مرید سارے ترابی ٹھہرے' یہ ایک نیا فرقہ وجود میں آیا کہ اس سے قبل ترابی نام کا کوئی نشان بھی نہ تھا تو نومولود فرقہ ہوا۔(ملاحظہ ہو عکس اشتہار)

عکس اشتہار

فرقہ کا طرۂ امتیاز

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (معاذ اللہ) داماد و سسر کہنا ہے۔